20جون 2012ء

مائکروفنانس کریڈٹ انفارمیشن بیورو سے بار بار قرض لینے اور نادہندگی کا خطرہ کم ہوگا: یاسین انور

اسٹیٹ بینک کے گورنر جناب یاسین انور نے کہا ہے کہ "مائکروفنانس ایکسکلوسو (Microfinance-exclusive) کریڈٹ انفارمیشن بیورو" خطرے سے نمٹنے کے نظام اور طور طریقے وضع کرنے میں مائکروفنانس بینکوں (ایم ایف بیز) اور مائکروفنانس اداروں (ایم ایف آئیز) کی مدد کرے گا جس سے بار بار قرض لینے (multiple borrowing) اور نادہندگی کا خطرہ کم ہوجائے گا۔

ملک بھر میں "مائکروفنانس ایکسکلوسو کریڈٹ انفارمیشن بیورو" (ایم ایف سی آئی بی) کے آغاز پر آج کراچی میں اسٹیٹ بینک کے لرننگ ریسورس سینٹر آڈیٹوریم میں کلیدی خطاب کرتے ہوئے گورنر نے کہا کہ مائکروفنانس کریڈٹ انفارمیشن بیورو سے ملک میں لاکھوں ممکنہ قرض لینے والوں کے لیے قرضے کا حصول آسان ہوجائے گا اور نہ صرف قرضے سستے ہوں گے بلکہ قرض دینے والوں (lenders) کی کریڈٹ رسک کی لاگت بھی کم ہوگی۔

انہوں نے کہا کہ اس وقت مائکروفنانس اداروں کے قرض کے اہل (credit-worthy) افراد کو بھی مائکروفنانس بینکوں یا کمرشل بینکوں سے بڑے قرضوں کے حصول میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے کیونکہ ان کے قرضوں کی اور مائکروفنانس ادارے کو قرضے کی بروقت واپسی کی مکمل ہسٹری دستیاب نہیں ہوتی۔ انہوں نے کہا کہ مائکروفنانس کریڈٹ انفارمیشن بیورو محدود روزی کمانے والے ملازمین کو چھوٹے کاروباری افراد میں ڈھالنے میں معاون ثابت ہوگا۔

جناب یاسین انور نے کہا کہ ملک گیر سطح کا مائکروفنانس کریڈٹ انفارمیشن بیورو قرضہ دینے والوں اور قرضہ لینے والوں دونوں کے لیے اہم ہوگا جس کے مثبت اثرات پڑیں گے۔ کریڈٹ انفارمیشن بیورو کے ملک بھر میں پھیلاؤ سے قرضے کی منظوری کے عمل کا معیار اور کارگزاری نمایاں طور پر بہتر ہوگی۔

گورنر، اسٹیٹ بینک نے کہا کہ اسٹیٹ بینک قرضہ دینے والے اداروں کی ہموار اور طویل مدتی نمو کے لیے پالیسی فریم ورک کو ضروری خیال کرتا ہے، اس لیے حکومت اور اسٹیٹ بینک ایک ایسے قانونی فریم ورک پر کام کررہے ہیں جو نجی کریڈٹ انفارمیشن بیوروز کو مستحکم کرے گا۔ اس قانونی فریم ورک کے تحت لائسنس کے اجرا کا معیار مقرر کیا جائے گا، ضوابط جاری کیے جائیں گے اور نگرانی کا طریقہ کار تیار کیا جائے گا۔ اس تمام تگ و دو کے نتیجے میں اسٹیک ہولڈرز کو اطمینان حاصل ہوگا اور سب سے بڑھ کر اس طرح عوام کا اعتماد بڑھے گا۔

انہوں نے کہا کہ اسٹیٹ بینک نے روایتی بینکاری کے متبادل کے طور پر مائکروفنانس شعبے کی ترقی میں شاندار کردار ادا کیا ہے تاکہ یہ شعبہ مارکیٹ کی نچلی سطح کی ضروریات کو پورا کرے تاہم دنیا مائکروفنانس سے شمولیتی (inclusive) فنانس کی طرف جارہی ہے، یعنی تنہا مائکروفنانس کے ساتھ تعاون کرنے کے بجائے شمولیتی فنانشل سیکٹر تشکیل دیا جارہا ہے۔

انہوں نے کہا کہ مالی شمولیت (inclusion) جو اسٹیٹ بینک کی فنانشل سیکٹر کو ترقی دینے کی حکمت عملی کا بنیادی جز ہے، سے ملک میں معاشی نمو میں بھی تیزی آئے گی اور اس کا مقصد فنانشل مارکیٹ کو منصفانہ نظام میں ڈھالنا ہے تاکہ خواتین اور نوجوانوں سمیت معاشرے کے غریب اور محروم طبقے کو مارکیٹ پر مبنی کارگر مالی خدمات فراہم کی جائیں۔

جناب یاسین انور نے ایم ایف بیز اور ایم ایف آئیز کے سی ای اوز/ صدور پر زور دیا کہ وہ اپنے کارپوریٹ نظم و نسق اور انتظامی ڈھانچوں کو بہتر بنائیں اور صارف کے حقوق کا تحفظ یقینی بنانے کے لیے اپنے اداروں میں مناسب نظام اور پالیسیاں اختیار کریں۔ انہوں نے مزید کہا کہ اسٹیٹ بینک ان اہم شعبوں میں ایم ایف بیز کی جانب سے بہترین معیارات پر عملدرآمد کو یقینی بنانے کے لیے ضوابط پر نظر ثانی کررہا ہے۔ انہوں نے کہا "مالی خدمات سے محروم لاکھوں افراد تک رسائی کا دارومدار آپ کی دانش اور عزم پر ہے۔"

گورنر اسٹیٹ بینک نے نشاندہی کی کہ مالی سرایت (penetration) کی سطح کے لحاظ سے پاکستان دنیا میں بہت نیچے ہے جہاں 56 فیصد بالغ آبادی مکمل

طور پر مالی خدمات سے محروم ہے اور مزید 32 فیصد غیر رسمی مالی ذرائع استعمال کر رہے ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ ہم سب مل کر بینکوں کی خدمات سے محروم افراد کی بینکاری کے رسمی ذرائع تک رسائی کے لیے کوششیں کریں تاکہ تمام لوگوں تک رسائی کے اجتماعی ہدف کا حصول ممکن ہو سکے۔

مائیکروفنانس کے شعبے میں حالیہ پیش رفت پر روشنی ڈالتے ہوئے انہوں نے کہا اہم ترین بات یہ ہے کہ گذشتہ دو برسوں کے دوران ہمارے کئی ایم ایف بیز ری کیپٹلائزیشن (recapitalization) اور تشکیل نو کے مرحلے سے گذرے ہیں۔ اس کے نتیجے میں اب مائیکروفنانس کے شعبے میں مضبوط اور طویل مدت منصوبے رکھنے والے سرمایہ کار داخل ہو چکے ہیں اور ہو رہے ہیں۔ دوسرے یہ کہ جدید ٹیکنالوجی اور موبائل فون اور ایجنٹ بیسڈ بینکاری جیسے متبادل ذرائع کا استعمال تقسیمی چینلز اور اس شعبے کی خردہ (retail) صلاحیت میں انقلابی تبدیلی لانے کا سبب بنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آخر میں یہ کہ اسٹیٹ بینک فنڈنگ، مالی خواندگی، استعداد کاری (capacity building)، ادارہ جاتی استحکام و اختراعات جیسے شعبوں کی بہتری کے اہم اقدامات میں سرمایہ کاری کر رہا ہے۔

انہوں نے کہا کہ اسٹیٹ بینک اس بات کی حوصلہ افزائی کرتا ہے کہ قرضوں کی نمو کو ٹارگٹ مارکیٹ کے تمام معاشی، سماجی اور جغرافیائی اجزا میں شفاف انداز میں تقسیم ہونا چاہیے۔ ''ایم ایف بیز اور ایم ایف آئیز کو چاہیے کہ وہ اپنی نمو کو برقرار رکھنے اور پورٹ فولیوز کا معیار برقرار رکھنے کے لیے قرضوں کے اختراعی طریقے اور خطرے سے نمٹنے کی مناسب پالیسیاں وضع کریں۔

انہوں نے قومی سطح پر مائکروفنانس کریڈٹ انفارمیشن بیورو کے افتتاح پر پاکستان مائیکروفنانس نیٹ ورک (پی ایم این)، پاکستان تخفیف غربت فنڈ (پی پی اے ایف)، برطانوی ادارہ برائے بین الاقوامی ترقی (DFID) ڈیٹا چیک، مائیکروفنانس بینکوں، ایم ایف آئیز اور دیگر فریقوں کو مبارکباد دیتے ہوئے اس امید کا اظہار کیا کہ اس کامیابی سے پاکستان میں مائیکروفنانس کے 'صنعتی انفراسٹرکچر' کو جدید اور مضبوط بنانے میں مدد ملے گی۔ انہوں نے کہا کہ اسٹیٹ بینک چھوٹے کاروباری اداروں کو قرضہ فراہم کرنے کی حوصلہ افزائی کرتا ہے جسے اب تک مائیکروفنانس کے شعبے اور کمرشل بینکوں دونوں کی جانب سے نظر انداز کیا گیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اسٹیٹ بینک ایم ایف بیز کی جانب سے چھوٹے کاروباری اداروں کو 500,000 روپے تک کا قرضہ دینے کی اجازت کے متعلق ضروری ضوابط جاری کر چکا ہے۔

پاکستان تخفیف غربت فنڈ کے سی ای او جناب قاضی عظمت عیسیٰ، پاکستان مائکروفنانس نیٹ ورک (PMN) کے سی ای او سید محسن احمد اور برطانوی ادارہ برائے بین الاقوامی ترقی (DFID) اور انٹرنیشنل فنانس کارپوریشن (IFC) کے مقررین نے اس اقدام کی اہمیت کو اجاگر کیا اور پاکستان میں مائکروفنانس سیکٹر کو مستحکم کرنے میں ایک اہم سنگ میل عبور کرنے پر اسٹیٹ بینک، پی ایم این اور پی پی اے ایف کو مبارکباد پیش کی۔ ڈیٹا چیک کے ایم ڈی جناب طارق جان نے مائکرو فنانس کریڈٹ انفارمیشن بیورو کو فعال بنانے کی جانب پیش رفت کی تفصیلات بیان کیں۔ ڈیٹا چیک جو ایک پرائیوٹ کریڈٹ بیورو ہے، لاہور اور قصور کے اضلاع میں مئی 2010 سے پائلٹ مائیکروفنانس کریڈٹ انفارمیشن بیورو چلا رہا ہے اور پروجیکٹ کو نافذ کر رہا ہے۔

واضح رہے کہ مائیکروفنانس کریڈٹ انفارمیشن بیورو اسٹیٹ بینک، پی ایم این اور پی پی اے ایف کا مشترکہ اقدام ہے جس کے لیے ڈی ایف آئی ڈی نے اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے زیر اہتمام جاری ''مالی شمولیت پروگرام'' کے تحت مالی اعانت فراہم کی۔

/☆☆☆